Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۳	۵ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش	۲۹ ذوالحجہ ۱۳۶۴ ھ	۵ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی ویسی ہی ہے لیکن آج حرارت کم ہے۔ پاؤں ہلایا جا سکتا ہے۔ جیسی پہلے تکلیف تھی۔ اب ویسی نہیں الحمد للہ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

- حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سخت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

- گیانی واحد حسین صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نونڈی کھیوروالی اور گیانی عباد اللہ صاحب لاہور سے واپس آ گئے۔

- آج بعد نماز عصر تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈ میں واقفین خدام الاحمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے مابین رگر میچ کا میچ ہوا۔ جس میں واقفین ایک گول پر جیت گئے۔

- خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت

الفضل قادیان ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

مسلمان حکومتیں اور تبلیغ اسلام

(از ایڈیٹر)

ایک مسلمان اخبار نے جاپان پر عیسائی مشنریوں کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"اگر کسی مستقل نظام کے ماتحت جاپانیوں کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ تو ناممکن ہے کہ اسے کامیابی نہ ہو۔ مگر یہ کام مصر و حجاز کا ہے۔ ٹرکی اور عراق کا ہے۔ ہندوستان کا نہیں ہے"

اس کے متعلق ایک طرف تو ہم نے یہ لکھا تمام واقفیت رکھنے والے خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اسلام کا چرچا اور مذہب کا احترام جس قدر ہندوستان میں ہے۔ اتنا دنیا کے اور کسی ملک میں نہیں۔ اصلاح کے ہندوستان کے لوگ بھی بہت محتاج ہیں۔ لیکن ان ممالک میں جن کا اخبار مذکور نے نام لیا ہے اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ عمل کے لحاظ سے وہاں اسلام کو کچھ وقعت نہیں دی جاتی اور دوسری طرف یہ بتایا۔ کہ دنیا میں تبلیغ اسلام کی سعادت اس وقت صرف ہندوستان کو جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہی حاصل ہے۔ اور آج تمام روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے۔ جس کے مبلغ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔

اگرچہ اخبار مذکور کو اس کھلی ہوئی حقیقت کا اعتراف کرنے کی توفیق تو نہیں ملی۔ کہ صرف جماعت احمدیہ ہی تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کا شرف رکھتی ہے۔ لیکن جس دنیا کو مخاطب کر کے اس نے یہ لکھا تھا۔ کہ

"کیا اسلامی دنیا کے لئے یہ حادثہ قابل برداشت ہو گا۔ کہ جاپانی قوم نصرانیت کا جزو بنکر اسلام کی مدمقابل بنے۔ اور جسے اس نے نہ صرف اشاعت اسلام کا اہل قرار دیا تھا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کی نفی کی تھی۔ اس کے متعلق ہم نے جو کچھ لکھا اسے درست تسلیم کر لیا ہے چنانچہ ہندوستان کے متعلق لکھا کہ "دیگر ممالک کی بہ نسبت ہندوستان کے مسلمان زیادہ مذہب دوست اور دیندار واقع ہوئے ہیں۔ اور ان میں دینی حرارت ذرا زیادہ پُر شوکت ہے . . . دوسرے ممالک کے مسلمان مذہبی نقطۂ نظر سے یقیناً کمزور ہیں کہ وہ اسلامی احکام کے مربوط نظام کی حکمت کو نہ سمجھ سکے"

ان حالات میں ہندوستان کے مسلمانوں کو جاپان میں تبلیغ اسلام کا نااہل قرار دینے اور مصر حجاز۔ ٹرکی اور عراق کو اہل سمجھنے کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ان ممالک میں مسلمان حکمران ہیں۔ لیکن اس حکمرانی کی حقیقت خود اسی اخبار نے اپنے ایک دوسرے پرچہ میں بیان کی ہے: وہ ملاحظہ ہو لکھا ہے۔

"ٹرکی کی حالت کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ اور روس کی دھمکیوں اور اتحادیوں کی دلداریوں نے اس کی بنیادی کمزوریوں کو اجاگر کر دیا ہے۔ مصر برطانیہ کا لے پالک ہے۔ بظاہر خود مختار مگر حقیقت میں انگریز کا محکوم اور برطانیہ کے جبروت سے سہما ہوا وہ اپنی آزادی کے لئے حرکت بھی ایک انداز میں کرتا ہے۔ تاکہ اس کی خواہش کا اظہار بھی ہو جائے۔ اور انگریز کی پیشانی پر شکن نہ پڑے۔ عراق کو لنڈن سے غذا ملتی ہے۔ اور اس کے دروبست پر سولہ آنے سفید باشندوں کا قبضہ ہے۔ اس کی حالت یہ ہے کہ انگریزی گھڑی سے اپنی گھڑی ملاتا ہے۔ اور اس کے اشاروں پر کام کرتا ہے۔ وہ ایک ریاست ہے جس کا اپنا کچھ نہیں۔ ایک طاقت ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں۔ حجاز کو آزاد کہو یا خود مختار مگر اس میں شک نہیں۔ کہ وہ بہت غریب اور معصوم ہے۔ اور ان تمام لوازمات سے محروم جن کے بغیر موجودہ دور میں ایک بینڈا بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ رہا ایران جسے ٹرکی کے بعد مسلمانوں کی دوسری طاقت سمجھا جاتا تھا فٹ بال کی طرح لڑھکتا پھر رہا ہے کچھ باریک تار ہیں۔ جو شاید ٹیلسکوپ سے بھی نظر نہ آئیں۔ اور وہ غریب ان پر ناچ رہا ہے"

گویا ان سب حکومتوں کے نام لے کر ان کی حقیقت خود ہی ظاہر کر دی ہے جن کے متعلق چند ہی روز قبل اسی طرح نام بنام یہ ادعا کیا تھا۔ کہ تبلیغ اسلام کی صرف وہی اہل ہیں۔ اور اب ان کی سیاست اور حکومت کے متعلق یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ "وہ اسلام کی نظر میں لعنت ہے" اس سے ہمیں بھی اتفاق ہے۔ حکومت کو اسلامی حکومت کہلانے کا حق ہی نہیں ہے۔ جسے اسلام کا درد نہ ہو۔ جسے شریعت اسلامیہ کو رواج دینے کی فکر نہ ہو۔ جسے اسلام پر عمل کرنے کا خیال نہ ہو۔ اور جو کہ دین و دنیا کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت سمجھتی ہوئی اسے اکناف عالم تک پہنچانے کے لئے کوشاں نہ ہو۔ مگر ایک اسلامی حکومت ایسی نہیں۔ جسے اس طرف توجہ ہو۔ بلکہ حالت یہ ہے۔ کہ ان حکومتوں سے اسلام کو نہ صرف کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ بلکہ نقصان ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ ان میں تاب و توانائی آسکے۔ وہ دنیا میں شان و شوکت حاصل کر سکیں۔ وہ غیروں کے جوئے سے اپنی گردنیں نکال سکیں۔ وہ دنیا میں اپنی عزت اور آبرو قائم کر سکیں۔ کاش مسلمان کہلانے والی حکومتیں اس طرف توجہ کریں اور اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ اسلام کی برتری اور عروج کے ساتھ ہی دنیا میں ان کی برتری اور عروج وابستہ ہے۔ اور ہر ممکن طریق سے اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کی کوشش کریں۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اتنا تو کریں۔ جتنا عیسائی حکومتیں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کر رہی ہے۔ وہ عیسائی پادریوں کو ہر ممکن امداد دیتی اور ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہیں۔ خواہ وہ عیسائیت کے کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کون سے نام شائع کئے جائینگے

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال کے جہاد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ کم سے کم گیارھویں سال پر اضافہ کرکے بھجوایا جائے۔ بلکہ حضور کا مخلصین جماعت کے لئے اسوہ حسنہ بھی یہی ہے کہ حضور نے اپنی غیر معمولی رقم گیارھویں سال پر اضافہ کرکے بارھویں سال کا عطیہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اس وقت تک جو وعدے آئے ہیں۔ وہ گیارھویں سال پر اضافہ کے ساتھ ہیں۔ ان میں سے وہ وعدے جو نمایاں خصوصیت رکھتے یا غیر معمولی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ پس بارھویں سال میں ہر مجاہد یاد رکھے۔ کہ اسے گیارھویں سال پر ضرور اضافہ کرنا ہے۔ دفتر دوم کے سال دوم میں وعدہ کرنے والے احباب اور بارھویں سال کے مجاہدوں کے لئے خطبہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ارسال کیا جائیگا۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم نصرت گرلز سکول

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۷۹	بشریٰ دارالرحمت	کل نمبر ۶۲ فسٹ	۸۳	بلقیس سلطانہ	۳۳
۸۰	طاہرہ سلطانہ	۳۴	۸۴	امۃ الرفیق	۴۳
۸۱	رضیہ بیگم	۳۵	۸۵	سلیمہ بی بی	۴۵
۸۲	امۃ الحفیظ	۵۳	۸۶	امۃ الرحمٰن	۵۴ سیکنڈ

(حافظہ سیکرٹری مجلس تعلیم)

ہندوستان میں تبلیغ

نظارت ہذا اس سے قبل بھی تمام جماعتوں کو حتی المقدور تبلیغی لٹریچر مہیا کرتی ہے۔ لیکن اب تو ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ قریب ترین زمانہ میں ہندوستان کے کونے کونے تک تبلیغ احمدیت کو پہنچایا جائے۔ لیکن اس عظیم الشان امر کو سرانجام دینے کے لئے احباب جماعت کے مالی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ پس ہر ایک چندہ دینے والا فرد ہر ماہ چندہ نشر و اشاعت ایک مقررہ رقم خواہ معمولی ہی ہو ضرور دے۔ اس مداومت کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ نتائج عظیم الشان ہونگے تبلیغی جہاد زور کے ساتھ شروع کیا جارہا ہے۔ آئیں اور بڑھتے ہوئے اس کار خیر میں شامل ہوکر ثواب حاصل کریں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

درخواست ہائے دعا بذریعہ تار

ایک بھائی جن کا نام صحیح طور پر نہیں پڑھا گیا گوہ ... اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کیلئے جو شدید بیمار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں (۲) ڈسکہ سے مکرم مولوی شکر اللہ خاں صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ پچھلے ماہ کی پندرہ تاریخ سے ہومیوسی کے شدید ... میں مبتلا ہیں۔ اب ایکسرے کے لئے لاہور جارہے ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خریداران ریویو انگریزی و اردو کیلئے ضروری اطلاع

میری علالت اور چند غیر معمولی وجوہ کی بناء پر دسمبر ۴۵ء کے رسالے وقت پر شائع نہیں ہوسکے تمام احباب مطمئن رہیں۔ جس وقت شائع ہونگے۔ حاضر خدمت کردیئے جائینگے۔

مینجر

ایک اور مجاہد اسلام کی انگلستان کو روانگی

الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر عظیم الشان اجتماع

قادیان ۴۔ دسمبر آج پونے تین بجے شام کی گاڑی سے ہمارے مجاہد بھائی مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی لنڈن کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر کثیر مجمع موجود تھا جس میں بزرگان جماعت بھی شامل تھے۔ سب نے مصافحہ کیا بہت سے اصحاب نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ جناب مولوی فرزند علی خان صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی اور سید صاحب موصوف احباب جماعت کے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہوگئے۔ احباب کرام اس مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے۔ اور اپنے مقصد میں فلاح یابی کیلئے دعا کرتے رہیں۔

آج ۸ بجے صبح دار المسیح کے گول کمرہ میں مجاہد اسلام سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی کے اعزاز میں مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک نے دعوت چائے دی۔ سید صاحب موصوف اس مجلس کے اطفال کے مربی تھے۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سیکرٹری اطفال الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک نے ایڈریس پڑھا۔ جواب میں سید صاحب موصوف نے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر فرمائی۔ بعض نصائح فرماتے ہوئے قرآن۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں کرنے کی خاص طور پر تحریک فرمائی اور فرمایا۔ کہ انسان سارے سامان سفر میں اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سے ہر ایک چیز مانگنی چاہیئے۔ وہ خود تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ اطفال کے اس مبارک اقدام کی تعریف فرماتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پشاور سے قادیان تک گاڑی کا انتظام

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ میں شامل ہونے والے ضلع پشاور مردان نوشہرہ اور کوہاٹ کے احباب کی سہولت کے لئے ایک بوگی جس میں ایک سو سے دو سو تک مسافر سفر کرسکیں گے چلانے کا انتظام کیا جارہا ہے یہ گاڑی ۲۴۔ دسمبر ۵۸ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس کے ساتھ لگائی جائیگی اور سیدھی قادیان جائیگی۔ جو دوست اس گاڑی میں سفر کرنا چاہیں وہ خاکسار کو لکھ بھیجیں۔ تاکہ کم از کم ایک ماہ قبل سفر کرنے والوں کی فہرست تیار ہو۔ چاہیئے کہ دوست اس تجویز کو کامیاب بنائیں تاکہ آئندہ یہ انتظام زیادہ مفید ہوسکے۔

خاکسار ڈاکٹر فتح الدین احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پشاور

مولوی فاضل اصحاب کے لئے نادر موقعہ

سلسلہ کی تبلیغی ضرورتوں کے لئے جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخل ہوکر باقاعدہ مبلغ بننے والے مولوی فاضل اصحاب کی فوری ضرورت ہے۔ جنہیں قریباً ڈیڑھ سال کی ٹریننگ کے بعد سلسلہ کے کام پر مقرر کیا جائے گا۔ علم دین سیکھنے کا صحیح مصرف یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی کو اعلاء کلمۃ اللہ میں خرچ کرے۔ دنیا کے عارضی فوائد ختم ہوجائینگے صرف اعمال صالحہ انسان کے کام آئیں گے اور تبلیغ اسلام اعمال صالحہ میں ایک بہترین عمل ہے۔ مبلغین کے لئے یہ خاص کلاس نئے سال کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے اس لئے آخر دسمبر ۱۹۴۵ء تک مولوی فاضل اصحاب اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر ارسال فرماسکتے ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آیت وَهُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَام کے متعلق میرا نقطہ نظر

"الفضل" مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۵ء میں کسی غیر مبائع کے ایک سوال کا جواب حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی طرف سے دیا گیا ہے سوال یہ ہے۔

"محمودی صاحبان نے آیت وھو یدعٰی الی الاسلام کی رو سے استدلال کر کے احمد رسول کی بشارت کا مصداق جناب مرزا صاحب کو قرار دیا ہے۔ اور استدلال یوں کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت آپ کے بغیر اسلام کہیں موجود نہ تھا۔ لیکن جناب مرزا صاحب کے وقت بھی اور پہلے بھی اسلام موجود تھا۔ اس لئے مخالف علماء بزعم خود مدعی اسلام ہونے سے مرزا صاحب کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ جس اسلام پر ہم ہیں اسے قبول کرو۔ مگر یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کسی کی طرف سے پیش نہ کی گئی پس بشارت احمد رسول کا مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس کی یدعٰی الی الاسلام کی علامت سے تصدیق ہو۔ اور وہ بقول محمودی صاحبان جناب مرزا صاحب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس استدلال کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو اس سے جناب مرزا صاحب کی ذات پر خطرناک حملہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جو شخص وھو یدعٰی الی الاسلام کا مصداق ہوگا۔ وہی فقرہ من اظلم ممن افتریٰ علے اللہ الکذب کا بھی مصداق قرار پائے گا۔ اور وہ یدعٰی کی ضمیر ھو کا مرجع اسے اظلم اور مفتری بھی قرار دیگا۔"

اس سوال کا جو جواب حضرت مولوی صاحب نے دیا ہے۔ اس کا خلاصہ ان کے الفاظ میں ہی یہ ہے۔ کہ "میرے نزدیک ھو یدعٰی الی الاسلام کا مصداق اس جگہ مدعی صادق کی حیثیت کا انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مدعی صادق جو احمد رسول ہے۔ اس کے مکذبین مراد اور مصداق ہیں۔"

اس کی وجوہ یہ بتائی ہیں۔

(ا) "مکذبین قالوا ھذا سحر مبین کہہ کر احمد رسول کے بینات کو سحر مبین قرار دینگے جو محض افترا ہوگا۔ یعنی بینات کو سحر مبین کہنا افترا ہوگا۔ اور یہ افترا احمد رسول کی تصدیق کے مقابل بصورت تکذیب ظلم ہوگا۔ اور ایسا کرنے والے قوم کی صورت میں قرار دیئے جانے سے واللہ لا یھدی القوم الظالمین کے مصداق ہونے سے ناکام و نامراد ہونگے۔"

(ب) "فقرہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب کو معرف باللام کی صورت میں لانا بھی خاص کذب کیطرف اشارہ کرتا ہے۔ جو عہد خارجی کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ اور الکذب وہی ہے۔ جو قالوا ھذا سحر مبین کے قائلین ظالمین کی افترا پردازی کیطرف اشارہ کر رہا ہے"

(ج) "یہ خیال کہ مفتری یا افترا کا لفظ صرف مدعی کاذب کے لئے قرآن میں مخصوص کیا گیا ہے۔ اس لئے سورہ صف کی آیت ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب میں اس مفتری کے لفظ سے مدعی کاذب ہی مراد ہو سکتا ہے۔ نہ کہ مکذب آیات اللہ۔ درست نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں بعض ایسی آیات بھی ہیں۔ جن میں افترا کرنے والے مدعی نبوت کاذبہ کے سوا دوسرے لوگ بھی قرار دیئے گئے"۔

میں حضرت مولوی صاحب کی ان تینوں وجوہ سے اختلاف رکھتا ہوں۔ اختلاف استاد اور شاگرد میں بھی ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ان سے کئی مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ فقہ حنفیہ میں فتوے بھی صاحبین کے قول پر دیا جاتا ہے۔ پس اختلاف اگر نیک نیتی سے ہو۔ اور قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہو۔ تو یہ بسا اوقات رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ اور محقق علمائے کرام اپنی عالی حوصلگی سے ہمیشہ ایسے اختلاف کو نہ صرف برداشت کرتے رہے ہیں۔ بلکہ علمی ترقی کے پیش نظر استحسان کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کے استدلال کی ان تینوں وجوہ سے اختلاف رکھنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کا یہ خیال میرے نزدیک درست نہیں۔ کہ قرآن مجید میں افتریٰ علے اللہ الکذب کرنے والے سے مراد محض مکذبہ آیات الٰہیہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں۔ کہ افترا علی اللہ سے مراد صرف دعوئے نبوت کاذبہ نہیں ہوتا بلکہ نبوت کے علاوہ بھی جس امر کی خدا تعالےٰ کی طرف سے علم دیا جانے کا افترا کے طور پر دعوےٰ ہو وہ بھی افترا علی اللہ قرار پاتا ہے۔ مگر محض تکذیب انبیاء کی بناء پر قرآن مجید میں مکذبین کو مفتری علے اللہ قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ جہاں ان کو مفتری علی اللہ کہا گیا ہے۔ وہاں ان کا کوئی دعوےٰ مذکور ہے۔ جسے افترا علی اللہ کہا ہے۔ آیت زیر بحث میں قالوا ھذا سحر مبین میں بھی در اصل کوئی دعوےٰ نہیں۔ بلکہ اس قول میں منکرین احمد رسول کے انکار کا پہلو ہی بیان کیا گیا ہے اور اگر اسے دعوےٰ بھی فرض کر لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ افترا قرار پا سکتا ہے نہ کہ افترا علے اللہ۔ کیونکہ افترا علی اللہ میں یہ شرط ہے۔ کہ کوئی دعوےٰ اللہ تعالےٰ کیطرف منسوب کیا جاتا ہو۔ حالانکہ درحقیقت خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ایسا دعوےٰ پیش نہ کیا گیا ہو۔ ایک امر کا جھٹلانا اور ایک امر کا خود گھڑ کر اللہ تعالےٰ کیطرف منسوب کرنا عقلاً بھی ایک بات نہیں ہو سکتی۔ پس قالوا ھٰذا سحر مبین کو اگر احمد رسول کے مکذبین کا دعوےٰ بھی قرار دیا جائے۔ تب بھی اگلا قول من اظلم ممن افتریٰ علے اللہ الکذب وھو یدعٰی الی الاسلام الخ مکذبین کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ ہاں قالوا ھٰذا سحر مبین کے قول میں چونکہ مکذبین کی تکذیب کا ذکر ہے۔ اور قرآن مجید میں مکذب آیات اللہ کو مفتری علی اللہ کی طرح اظلم قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کے قول ھٰذا سحر مبین سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ احمد رسول کو مفتری علی اللہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعٰی الی الاسلام۔ کہ اے منکرین احمد رسول جس احمد رسول کو تم مفتری علی اللہ سمجھتے ہوئے دعوت الی الاسلام دیتے ہو۔ اگر وہ مفتری علی اللہ ہوتا تو اظلم ہوتا اور اظلم تو درکنار ظالم لوگوں کے متعلق بھی خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ پھر اگر یہ مفتری علی اللہ ہے تو کامیاب کیسے ہو رہا ہے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون میں احمد رسول کا ذکر خود حضرت مولوی صاحب کو مسلم۔ پس ھو یدعٰی الی الاسلام کا مرجع بے شک من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب کا "من" ہی ہے ممن افتریٰ علے اللہ الکذب ہے کہ مکذبین احمد رسول کے زعم میں مفتری علی اللہ ہے۔ نہ کہ حقیقت میں معترض کا ھو کی ضمیر کا مرجع من ہو بناء پر جو اعتراض ہے وہ بالکل باطل۔ من اظلم ممن افتریٰ علے اللہ الآیۃ تو مکذبین کے زعم باطل کی تر لئے ہے۔ نہ یہ کہ اس سے مدعی کا علی اللہ ہونا لازم آتا ہے۔ جیسا کہ معت خیال کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے لیکچر میں فرمایا ہے۔

"بعض لوگ اس جگہ یہ کہدیا کرتے ہیں الی الاسلام رسول کی نسبت نہیں۔ بلکہ دشمنوں کی نسبت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ حالانکہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ پس اس جگہ آ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی طرف کیا گیا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ کی طرف بلائے جاتے ہیں۔

یہ خیال ابتداءً بے شک خو معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم پر غور کرنے سے اس کی غلطی معلو ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس جگہ ایسے شخص کا ذکر ہے۔ جو خدا تعا کی طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے افترا کہتے ہی اس بات کو ہیں۔ جو جا بوجھ کر بنائی جائے۔ اور کذب افترا میں یہ فرق ہے۔ کہ کذب کو کہیں گے جو بات غلط ہو۔ خو شخص نے خود نہ بنائی ہو۔ بلکہ کسی سنی ہو۔ مثلاً ایک شخص کسی سے سنا زید لاہور چلا گیا ہے۔ اور وہ گیا نہ ہو

کاذب ہے مفتری نہیں۔ لیکن اگر اس نے دل سے یہ بات بناتی ہو تو وہ کاذب بھی اور مفتری بھی ہے۔ پس چونکہ آیت کریمہ افترا علی اللہ کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایسے شخص کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی نسبت کوئی بات کہتا ہے یعنی مدعی ہے اور قرآن کریم میں ایک جگہ بھی منکر کی نسبت مفتری علی اللہ لفظ نہیں آیا۔ بلکہ یہ لفظ جب استعمال ہوا مدعی کی نسبت ہی ہوا ہے۔ چنانچہ کفار کی نسبت بھی جب یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے تو ان کا دعویٰ بیان کیا ہے غرض افترا علی اللہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کوئی مدعی ہے اب ہم ان آیات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں کفار کا کوئی دعویٰ ایسا بیان نہیں جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوں بلکہ صرف ان کا انکار بیان ہے۔ اور منکر کی نسبت مفتری علی اللہ نہیں کہتے۔ پس کفار اس آیت میں مراد نہیں ہو سکتے بلکہ مدعی رسالت ہی اس آیت میں ذکر ہے کہ اگر وہ خدا پر اس حالت میں جھوٹ بول رہا ہے کہ اسے اسلام کی طرف بھی بلایا جاتا ہے۔ تو ہلاک کیوں نہیں ہو جاتا۔

آخر میں حجت پوری کرنے کے لئے یہ بھی تسلیم کر لیتا ہوں کہ کفار کا جو یہ قول نقل ہے کہ انہوں نے کہا۔ یہ تو کھلا جادو ہے۔ یہ ان کا دعویٰ ہے (گو کوئی دانا اسے دعویٰ نہیں کہیگا بلکہ یہ انکار ہے) تو بھی یہ آیت کفار پر چسپاں نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آیت میں افترا علی اللہ کا لفظ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی طرف نسبت ہے۔ اور وہ جو بات کہتا ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ فلاں شخص جو بات کہتا ہے وہ فریب ہے اگر اسے دعویٰ ہی مان لیا جائے تو یہ افترا تو کہلا سکتا ہے افترا علی اللہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ یہ اگر جھوٹ ہے تو اس شخص پر جو سچا ہے لیکن یہ اسے جھوٹا کہتا ہے۔ اور خدا پر یہ افترا نہیں ہے لیکن آیت مذکورہ میں افترا علی اللہ کا ذکر ہے جو اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ اس آیت میں اسی رسول کا ذکر ہے جس کی آمد کی پہلے اطلاع دی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا دعویٰ رسالت کرتا ہے اور خدا پر افترا کرتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ اسلام کے ہوتے ہوتے یہ ایسی شرارت کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہیں کرتا"

(انوار خلافت صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۶)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر کے اس اقتباس میں کذب۔ افترا اور افترا علی اللہ کے متعلق ایک واضح اصول بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ ہر کذب افترا نہیں اور ہر افترا افترا علی اللہ نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ذہن میں یہ اصول محفوظ نہیں رہا اس لئے اپنے طور پر آیات قرآنیہ میں غور کرتے ہوئے محض تکذیب افترا اور افترا علی اللہ میں جو فرق ہے اسے وہ پورے طور پر مستحضر نہیں کر سکے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے قرآن مجید سے جو آیات اپنے خیال کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ وہ اس فرق کو صحیح طور پر ملحوظ نہیں رکھ سکے۔ مولوی صاحب آیت وقال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین من خطایاھم من شیئ انھم لکاذبون ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم ولیسئلن یوم القیمۃ عما کانوا یفترون پیش کرتے ہیں۔ بیشک اس آیت میں کفار کے ایک کذب کو افترا قرار دیا گیا ہے۔ مگر افترا علی اللہ قرار نہیں دیا گیا۔

پھر مولوی صاحب نے سورۃ النساء کی آیت "انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفی بہ اثما مبینا" پیش کی ہے اور لکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مکذب اور مشرک لوگوں کو مفتری علی اللہ کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس جگہ بھی ان کو مکذب ہونے کی وجہ سے مفتری علی اللہ نہیں کہا گیا۔ کیونکہ اس سے پہلے ان کے خدا کے شریک ٹھہرانے کا ذکر ہے اور یہ مولوی صاحب موصوف نے بھی تسلیم کیا ہے کہ "مشرک لوگ اپنی قومی رسوم جو حلال حرام یا بت پرستی کے متعلق مروج تھیں انہیں آبائی تقلید میں خدا کی طرف منسوب کرتے تھے۔" پس انہوں نے تسلیم فرما لیا کہ یہاں مشرکین کی طرف سے ایک دعویٰ کا ذکر ہے اور اسی کی بنا پر انہیں مفتری علی اللہ کہا گیا ہے۔ اس جگہ تکذیب کی وجہ سے ان کے مفتری علی اللہ قرار دیئے جانے پر کوئی قرینہ موجود نہیں۔

حضرت مولوی صاحب نے الکذب کے الف لام کو عہدی قرار دیکر لکھا ہے کہ یہ الکذب وہی ہے جو قالوا ھذا سحر مبین کے قائلین ظالمین کی افترا پردازی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ مولوی صاحب کا یہ قول درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ مگر نتیجہ جو نکالا گیا ہے اس سے میں اختلاف رکھتا ہوں۔ قالوا ھذا سحر مبین میں منکرین کی تکذیب اس امر پر دال ہے۔ کہ وہ احمد رسول کو افترا علی اللہ الکذب کا مرتکب سمجھتے ہیں۔ اور اس کی تردید میں آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب الخ کہ مفتری علی اللہ تو اسے منکرو اظلم ہوتا ہے۔ اور ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ مگر یہ احمد رسول جسے تم مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ مفتری علی اللہ قرار دیکر اسکو بزعم خود اسلام کی دعوت دیتے ہو۔ اگر واقعی مفتری علی اللہ ہو تو اظلم ہونے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو مگر یہ تو کامیاب ہوگا۔

پس آیت من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب الخ قالوا ھذا سحر مبین کی ذب کے طور پر ہو اور منکرین کے خیال باطل کی تردید میں ہے جو وہ احمد رسول کے متعلق رکھتے ہیں۔ نہ یہ کہ من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب سے احمد رسول کے منکرین مراد ہیں۔

خاکسار محمد نذیر لائلپوری
لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان

علم الاصطلاحات ——— اور ——— علماء حقائق

علم انکشاف حقیقت کا نام ہے۔ اور جو لوگ حقائق اشیاء کا ادراک کرتے ہیں انہیں علماء حقائق کہا جاتا ہے چونکہ اشیاء کے ادراک اور انکشاف کے ذرائع مختلف ہیں اسلئے ذرائع کے اختلاف سے علماء کے مختلف گروہ پیدا ہو گئے جن میں سے ہر ایک گروہ اس امر کا مدعی ہے کہ اشیاء عالم کی حقیقتوں اور ان کی قدروں سے وہ واقف ہے اور صرف واقف ہی نہیں بلکہ حقیقی معرفت اسی گروہ کے ساتھ مخصوص ہے ہر گروہ کا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ اسکے متعلق تو پھر عرض کیا جائیگا اسوقت یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر گروہ کا کیا نام ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

فلاسفر اور ان کے متبعین کے ایک گروہ کو مَشَّائِین کہا گیا ہے یہ لوگ حقائقِ اشیاء کے ادراک میں عقل کو مستقل مانتے ہیں اور کسی آسمانی وحی یا مذہبی رہنمائی کی مدد کے قائل نہیں وہ مذہب کو صرف اس حد تک ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ جاہل اور بیوقوف لوگوں کو قابو میں رکھنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تمام دعووں کو دلائل عقلیہ سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرا گروہ اِشْرَاقِین کا ہے یہ لوگ گو استقلالِ عقل کے قائل نہیں لیکن اپنے انکشافات کے ثبوت میں وہ کسی آسمانی وحی کی ضرورت کو بھی تسلیم نہیں کرتے بلکہ مجاہدہ و مکاشفہ کے ذریعہ نور باطنی حاصل کر کے حقائقِ اشیاء کے ادراک و انکشاف کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر کسی عقلی دلیل کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے صرف باطنی قوت کی مدد سے دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تیسرا گروہ علماء متکلمین کا ہے یہ مذہبی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ عقل مذہب کے ماتحت ہے اور جس طرح ہماری ظاہری آنکھ کا نور خارجی روشنی کی مدد کے بغیر بیکار ہے اسی طرح ہماری باطنی آنکھ یعنی عقل بھی خارجی روشنی یعنی نور وحی کی مدد کے بغیر بیکار ہے عقل جبتک مذہب کی حکومت کو تسلیم نہیں کریگی وہ حقیقت کے ادراک سے قاصر رہیگی کیا خوب کہا گیا ہے۔ ع

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو

اسلئے یہ گروہ گو اپنے ادراکات کے ثبوت میں دلائل عقلیہ کو پیش کرتا ہے لیکن اسکے لئے مذہب کی تائید کی ضرورت پر بھی یقین رکھتا ہے۔

چوتھا گروہ علماء تصوف کا ہے یہ بھی مذہب کی حکومت کے قائل ہیں لیکن عقلی دلائل کی ضرورت تسلیم نہیں کرتے بلکہ مذہبی ہدایات کے ماتحت مجاہدہ و مکاشفہ کی مدد سے حقائق کا ادراک کرتے ہیں جسے وہ قلبی اور آسمانی نور کے طلب کا نتیجہ بتاتے ہیں یعنی مثبت اور منفی کرنٹ کے اتصال سے ایک ایسی روشنی پیدا ہوتی ہے جو ہر قسم کے پردوں کو چاک کر کے حقیقت کو بے نقاب کر دیتی ہے۔ اس روشنی کے مقابلہ میں عقل بیکار محض ہے اس لئے کسی دعویٰ کے ثبوت میں عقلی دلیل کو پیش کرنا تضیع اوقات ہے کیونکہ وہ موجب یقین نہیں بلکہ موجب شک ہے غرض یہ لوگ آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق بنکر اپنے دعویٰ کے ثبوت میں اپنے ہی وجود کو پیش کرتے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

334

روس کے قول اور عمل میں تفاوت

روس کی حرص و آز

پہلی جنگ عظیم کے اسباب بیان کرتے ہوئے لینن انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور جرمنوں کے متعلق لکھتا ہے:۔

"بڑے بڑے سرمایہ داروں کی مجالس اربوں روپیہ جمع کرکے دنیا کو باہم تقسیم کرنا چاہتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ دنیا بکلی منقسم ہو چکی ہے۔ یہ جنگ دنیا کی دوبارہ تقسیم کے متعلق انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور جرمنوں کی باہمی کشمکش کا نتیجہ ہے۔ ...... جرمن سرمایہ دار ترکی کو ہتیانے اور بلجیم سرویا اور رومانیہ کو زیر کرکے کھوئی ہوئی نوآبادیوں کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔ انصاف کی جنگ۔ جنگ آزادی اور قومی جنگ وغیرہ کے الفاظ کے نیچے در اصل یہی حقیقت پنہاں ہے۔" (دور کے خطوط از لینن صفحہ ۱۲)

نیز زار روس کی حکومت کو مطعون کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"زار کی حکومت نے یہ جنگ کی آگ محض اس لئے بھڑکائی۔ تا کمزور ممالک کو لوٹ کے نیست و نابود کر دے" (ایضاً صفحہ ۱۶)

سرزمین روس کو فتنہ و فساد اور قتل و غارت کی آماجگاہ بنانے کے لئے لینن نے یہی وجہ جواز پیش کی۔ کہ ان حرص و آز کے پتلوں سے روس کو نجات دلائی جائے۔ جو محض خود غرضی اور اپنے ملک کے مفاد کی خاطر کمزور قوموں کی آزادی پر ڈاکہ زنی کرتے۔ اور انہیں زیر کرکے لوٹتے ہیں۔

لینن اور دیگر روسی زعماء کے اسی قسم کے بیانات سے متاثر ہو کر کمیونزم کے بعض حامی کہا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ کمیونزم کی بنیاد "مساوات" پر ہے۔ اس لئے کمیونسٹ روس کمزور ممالک کی آزادی چھیننے کا روادار نہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کمیونزم کے ان حامیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ کمیونزم کی بنیاد ہی مساوات پر ہے۔ وہ ایسا نہیں کرے گی۔ کہ اپنے ملک کی طاقت بڑھانے کے لئے دوسروں کے حقوق پر چھاپہ مارنے لگے۔ مگر یہ بھی محض وہم ہے۔ اور "عصمت بی بی از بیچارگی" والی بات ہے۔ جب تک کمیونزم صنعتی پیداوار کی کمی کی وجہ سے بیرونی ملکوں یا ان کی دولت کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ اس وقت تک اس کا یہ حال ہے۔ لیکن جب یہ مجبوری دور ہوئی۔ تو وہ دوسروں سے زیادہ غیر ممالک کو لوٹنے اور ان کی اقتصادی حالت کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرے گی۔" (اسلام میں اقتصادی نظام صفحہ ۹۲)

چنانچہ دوسروں کو حرص و آز کے پتلے قرار دینے اور اس وجہ سے گردن زدنی بتانے والا روس داخلی فتنہ و فساد دور ہوتے ہی اپنے دانت تیز کرنے لگا۔ اور کمزور اور نہتی قوموں پر ہاتھ صاف کرنے کے درپے ہو گیا۔

سنہ ۱۹۳۶ء تک روس میں صرف ۱۱ "جمہوریتیں" تھیں۔ بعد میں ملحقہ ممالک میں سے ایک ایک روس کی حرص و آز کا شکار ہوتا چلا گیا۔ جارجیا کو روس میں شامل کر لیا گیا۔ پھر فن لینڈ۔ لٹویا۔ لتھونیا اور استھونیا کو آزادی سے محروم کر دیا گیا۔ چنانچہ اب روس میں ۱۱ کی بجائے ۱۶ جمہوریتیں ہیں۔ اور ابھی روسی حرص و آز کی انتہاء معلوم نہیں۔ اب اس کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ روسی سرحدوں سے ملحق علاقوں اور ملکوں میں وہی حکومتیں برسر اقتدار رہیں۔ جو روس کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بالفاظ دیگر جو اسکی پالیسی کو اپنانے اور اس کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار ہوں۔ پولینڈ کے ایک حصہ کو روس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ترکی سے آرمینیا کے علاقہ کی واپسی اور درہ دانیال میں روسی نفاذ تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ عراق اور ایران میں روسی سرحدوں سے ملحق علاقہ جات مانگے جا رہے ہیں۔ اسی طرح روس اب جاپان اور چین کی طرف ہاتھ پھیلا رہا ہے۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

امراء اور غرباء میں تفاوت

کمیونسٹ روس کے دستور اساسی میں تمام شہریوں کے برابر حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱۲۳ مظہر ہے۔ "یو۔ایس۔ایس۔آر کے تمام شہریوں کے برابر حقوق ناقابل ترمیم قانون ہے۔ خواہ وہ لوگ کسی قوم یا نسل سے ہوں۔ اور خواہ وہ سیاسی تمدنی اقتصادی یا حکومت کے کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔"

اس دفعہ میں "برابر حقوق" اور "حکومت کے کسی طبقہ" کے الفاظ قابل غور ہیں۔ جن سے بظاہر مقصد یہ ہے۔ کہ عام مزدوروں اور حکومت کے اعلیٰ افسروں کے شہری حقوق میں کوئی تفاوت نہیں۔ یہ دفعہ دستور اساسی میں اس لئے رکھی گئی ہے۔ تا غریب مزدور کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہونے پائے۔ کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ "یو ایس ایس آر" میں شہروں اور دیہات میں تمام طاقت اور اختیارات کام کرنے والے طبقہ کے ہاتھ میں ہیں" (دفعہ ۳) ولیکن تمام شہریوں کے مساوی حقوق کی بجائے حکومت کے اعلیٰ افسروں کو مزدور طبقہ کے لوگوں سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ ان کے آرام و آسائش کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔

پھر دستور اساسی میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کسی انسان کو حق حاصل نہیں۔ کہ وہ کسی انسان کو اپنے مقصد کے حصول کا ذریعہ اور آلۂ کار بنائے۔ چنانچہ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۴ میں روس کے اقتصادی نظام کی بنیاد اس امر پر رکھی گئی ہے۔ کہ "کسی انسان کے اپنے کام کے لئے کسی دوسرے انسان کو ذریعہ بنانے اور اس سے کام لینے کی رسم کو بکلی اڑا دیا جائے۔" اسی مقصد کے پیش نظر دفعہ ۹ وضع کی گئی۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ کسانوں اور دستکاروں میں سے بعض افراد کو قانوناً اس امر کی اجازت ہے۔ کہ وہ نجی طور پر کوئی کام کر لیں۔ "بشرطیکہ وہ ان کی ذاتی کدو کاوش ہی کا نتیجہ ہو۔ اور اس میں کام کرنے کے لئے انہوں نے کسی اور انسان کو اجرت پر نہ رکھا ہو۔" کیونکہ کسی دوسرے انسان کو کام کے لئے ملازم رکھنے سے اس کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہونا لازمی ہے۔ کہ وہ کام کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔ اور یہ کہ ان دونوں کے حقوق مساوی نہیں۔

اس اصل اور ان قواعد کا مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ غریب مزدور اور حکومت کے اعلیٰ ترین افسر دونوں قانوناً اس امر کے مجاز نہ ہوں۔ کہ کسی شخص کو اپنی خدمت اور اپنے کسی کام کے لئے ملازم رکھیں۔ لیکن کیا اس امر سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ کہ روس کا ڈکٹیٹر جوزف سٹالن اس کے وزراء اور دیگر ممالک میں روس کی نمائندگی کرنے والے سفیر نیز اعلیٰ افسر اپنے ہاں خادم رکھتے ہیں۔ جو ان کے کھانے تیار کرتے ہیں۔ اور ان کی دیگر ضروریات سرانجام دیتے ہیں۔ اگر یہ امر واقع نہیں۔ تو مسٹر چرچل کی دعوت کے موقعہ پر بیشمار قسم کے کھانے کس نے تیار کئے۔ جن کے متعلق بعد میں مسٹر چرچل نے ایک موقع پر کہا:۔ "کاش مجھے اپنے کیپٹلسٹ ملک میں وہ کھانے میسر آتے۔" نیز پوٹسڈم کانفرنس کے دوران میں خوان یغمار کی تیاری کس کی رہین منت تھی۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ سٹالن یہ چیزیں خود تیار کرتا تھا۔ تو یہ امر بعید از عقل ہے۔ کہ کوئی شخص ایک دن میں اتنے کھانے تیار کر سکے۔ لازماً سٹالن نیز وزراء اور سفیروں کی خانگی ضروریات پوری کرنے کے لئے ان کے ہاں خادم ہوں گے۔ پھر کیا سٹالن اور ان کے وزراء کے حقوق دفعہ ۱۲۳ کے مطابق عام مزدور کے حقوق کے مساوی ہیں۔ اگر نہیں اور واقعات ثابت کر رہے ہیں۔ کہ دونوں کے حقوق برابر نہیں۔ تو پھر دستور اساسی میں اس دفعہ کے رکھنے سے غرض محض جاہل روسی مزدوروں اور بیرونی دنیا کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا اور کیا ہے۔

تمام شہریوں کے "مساوی حقوق" کی دفعہ اس امر کی بھی مقتضی ہے۔ کہ سٹالن کے لئے موٹر کار اور ہوائی جہاز کا استعمال اس وقت تک قانوناً جائز نہ ہو۔ جب تک کہ روس کے غریب سے غریب شہری کے پاس بھی موٹر کار نہ ہو۔ اور جب تک کہ اسے بھی ہوائی جہاز میسر نہ ہو۔ سٹالن اور اس کے وزراء کو نہ صرف یہ کہ سپیشل ٹرینوں میں سفر کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ انہیں بھی انہی تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں سفر کرنا چاہیئے۔ جن میں روسی مزدور سفر کرتے ہیں۔ لیکن واقعات اور حالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ سٹالن اور اس کے وزراء کے لئے خاص کاریں ہوائی جہاز اعلیٰ ہوٹل اور سپیشل ٹرینیں مخصوص ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ خوش کن نعروں کے سوا روس میں غریب مزدور کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات موجود نہیں۔ روسی مزدور بھی امیروں کے ظلم و ستم کا اسی طرح تختۂ مشق ہے۔ جس طرح امپیریلسٹ ممالک کا مزدور۔ جیسا کہ آسٹریلیا کے اخبار "سن" کی خبر کے مطابق روس کے آسٹریلین سفیر نے بیان کیا ہے "روس میں ایک نئی دولتمندوں کی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ عام لوگوں کی نسبت کمیونسٹ پارٹی کے سربرآوردہ ممبروں اور صنعتی ماہروں سے بہت ہی زیادہ بہتر سلوک کیا جاتا ہے"

روس میں مذہبی آزادی

کمیونسٹ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۱۲۴ مظہر ہے:- "مذہبی عبادت اور مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کی آزادی کا حق ہر روسی شہری کے لئے مسلم ہے"۔ کمیونزم کے دلدادہ اس دفعہ سے روس میں "مذہبی آزادی" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ کمیونزم مذہب کے مقابلہ میں غیر جانبدار ہے۔ اسی لئے کمیونزم کو اس سے سروکار نہیں۔ کہ کوئی شخص مذہب کا دلدادہ ہے۔ یا مذہب کا مخالف۔ جہاں روس ان لوگوں کو جو مذہب کے مخالف ہیں آزادانہ پراپیگنڈا کا حق دیتا ہے۔ وہاں اس کے دستور اساسی میں مذہب پر قائم رہنے والوں کو بھی آزادانہ عبادات بجا لانے کا حق دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی دفعہ کے ذیل کے الفاظ "مذہب کو حکومت اور مدرسہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ روسی شہریوں کو آزادیٔ ضمیر کا حق حاصل ہو"۔ میں سے "آزادیٔ ضمیر" کے الفاظ سے یہی یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ مذہب میں مداخلت سے روس کی حکومت محترز رہتی ہے۔

لیکن اس دفعہ میں مذہبی عبادت کی آزادی اور ضمیر کی آزادی کے الفاظ محض پراپیگنڈا کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اصل حقیقت ذیل کے الفاظ سے واضح ہے:-

"مذہب کے خلاف جہاد انقلابی تحریک کا اہم جزو ہے ...... عوام کی مجلس (کمیونسٹ پارٹی) آزادی ضمیر کی قائل ہے مگر بایں ہمہ مذہب کے خلاف پراپیگنڈا جاری رکھنے کے لئے بھی ہر ممکن ذریعہ کام میں لاتی ہے"۔ (کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام مقررہ اجلاس عالمگیر ششم ۱۹۲۸ء)

لینن ایک مضمون میں "سوشلزم اور مذہب" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ "غلط فہمی سے بچنے کیلئے ہمیں "مذہب ایک نجی امر ہے" کے الفاظ کا صحیح مفہوم واضح کر دینا چاہیئے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے۔ اسے مذہب سے واسطہ نہیں۔ مگر جہاں تک ہماری (کمیونسٹ) پارٹی کا تعلق ہے ہم کسی حالت میں بھی مذہب کو نجی اور انفرادی امر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ (جس کا تعلق صرف اسی شخص کی ذات سے ہو۔ اور جس کا خیال رکھنے یا نہ رکھنے کی اسے آزادی ہو سکتی) .... یہ پارٹی مذہبی اعتقادات کی جہالت سے چشم پوشی سے کام نہیں لے سکتی۔ ہم حکومت کو مذہب سے کلیتہً آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہم اخبارات اور تقاریر کے ذریعہ آزادانہ مذہب کی کہر کو دور کر سکیں۔ بالشویک پارٹی کا مقصد وحید یہ ہے کہ مذہب کی نظر فریبی کے خلاف جہاد کیا جائے۔ ہمارے نزدیک مذہب نجی امر نہیں۔ بلکہ ایک ایسی چیز ہے جو تمام پارٹی پر اثر انداز ہوتی ہے (مذہب صفحہ ۱۲-۱۴)

لینن پھر لکھتا ہے "ہمارے پروگرام میں لازماً دہریت کا پراپیگنڈا شامل ہے۔ اس لئے ہمیں اب غالباً انجلز کے اس مشورہ پر عمل کرنا ہوگا۔ جو اس نے جرمن سوشلسٹوں کو دیا تھا۔ کہ اٹھارھویں صدی کا لامذہبیت اور دہریت کا لٹریچر ترجمہ کر کے عوام میں شد و مد کے ساتھ شائع کیا جائے"۔

(مذہب صفحہ ۱۴)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ "مذہبی آزادی" کے الفاظ محض ڈھونگ ہیں۔ ورنہ دراصل کمیونزم کا مقصد یہ ہے کہ لامذہبیت اور دہریت کے خیالات کی نشر و اشاعت کی جائے۔ اور مذہب کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور صرف کر کے اسے کچلنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے ماسکو میں سٹی ہال کی دیوار پر ایک عبادت گاہ کے بالکل سامنے۔ مارکس کے یہ الفاظ کندہ کر دیئے گئے ہیں کہ "مذہب عوام کے لئے پوست کا کام دیتا ہے"۔ جس سے مطلب یہ تھا کہ مذہب کے ذریعہ عوام مدہوش کر کے امیروں کے ظلم و ستم سے غافل کر دیا جاتا ہے ان الفاظ کے متواتر زیر نظر رہنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد لوگ مذہب سے اس قدر دل برداشتہ ہو گئے کہ اس عبادت گاہ میں جانا چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس کی ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے اس عبادت گاہ کو منہدم کر دیا گیا۔

(خاکسار۔ محبوب عالم خالد ایم۔ اے)

وی پی ضرور وصول کر لیں!

جن احباب کی قیمت ختم ہے۔ ان کو وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ضرور وصول کر لیں۔ ورنہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو نقصان ہوگا۔ وہ اس سے علاوہ ہے۔ (مینیجر)

نسوانی گولیاں حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا عطیہ نسخہ "نسوانی گولیاں" جو کہ عورتوں کی جملہ مخصوص تکلیفوں یعنی کمی زیادتی۔ بے قاعدگی۔ کمر درد۔ خاص دردیں۔ کمی خون اور عام کمزوری کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس -/3/8 علاوہ محصول ڈاک۔

حمیدیہ فارمیسی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

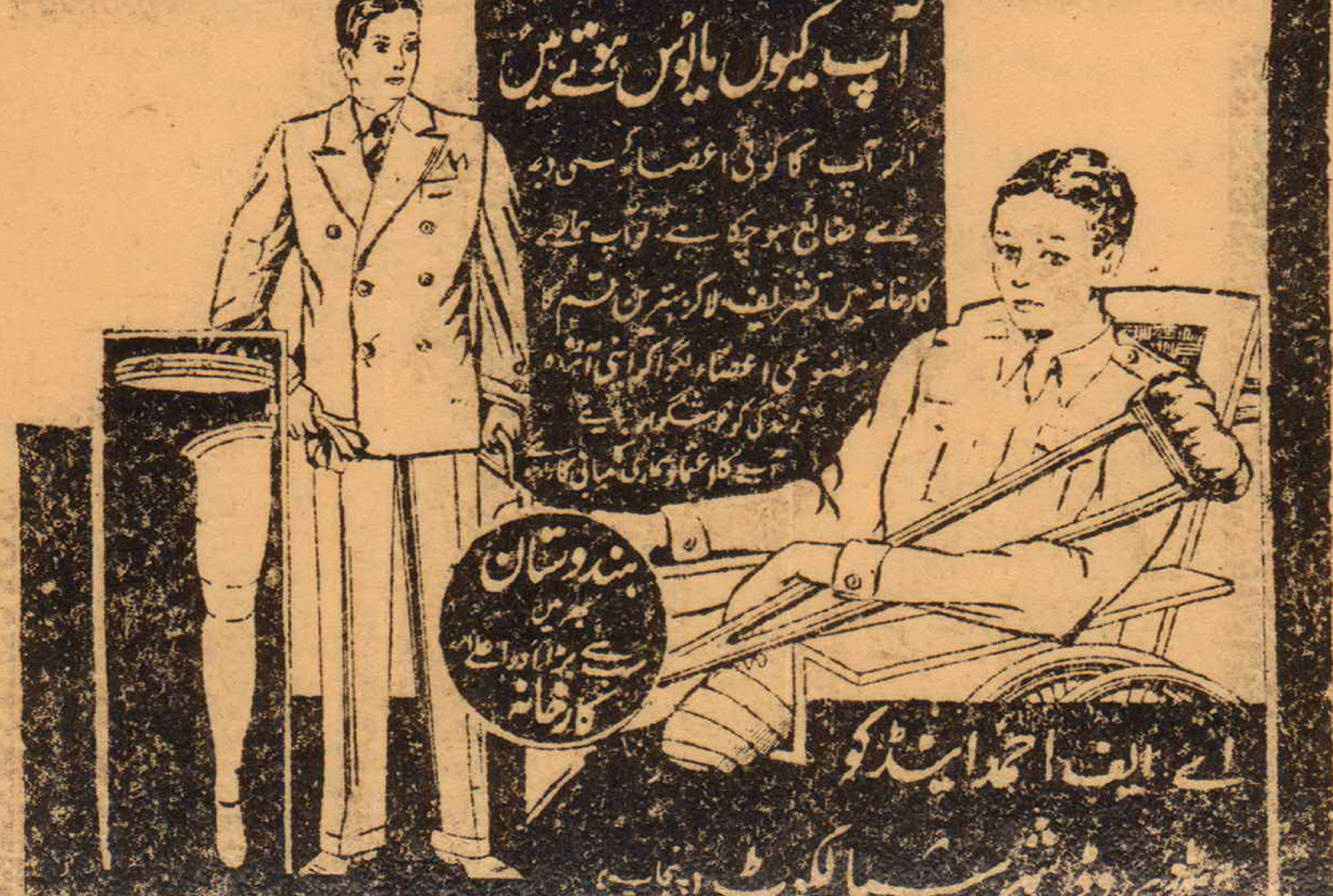

محرر کی ضرورت

صیغہ امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک اچھی صحت والے ایسے نوجوان محرر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ یا انٹرنس کے برابر کسی اور امتحان کے پاس کرنے کی سند رکھتا ہو۔ شروع میں ایک سال تک جو امتحانی وقفہ ہوگا۔ مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار اور ۸/۶/۹ روپے جنگ الاؤنس ملے گا۔ ٹائپ جاننے والے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے عہدہ داران کی تصدیق و سفارش کے ساتھ درخواستیں مع نقول اسناد جلد بھجوا دیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

درخواست دعاء

برادرِ مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصور نے اپنی اراضیات واقع قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کے لئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائی کورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود بیگ ساکن پٹی محلہ خلجیاں

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں سوکھا۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ پسلی کا درد۔ تشنج وغیرہ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ "اٹھرا کی گولیاں" ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک علاوہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

مہتہ الیکٹرک سٹوڈیو قادیان

سے ہی آپ صحابہ کرام کے اعلیٰ اور مصدقہ فوٹوز ہر سائز حاصل کر سکتے ہیں نیز بذریعہ بجلی دن رات اپنے اور بچوں کے فوٹوز کے علاوہ اپنی فلموں کو ڈیولیپ پرنٹ اور انلارج کرانے کے لئے

مہتہ عبدالرزاق قادیانی فوٹوگرافر

نزد پہاٹا زنانہ جلسہ گاہ (اندرون شہر)

تشریف لاویں

نیز مستورات کے لئے بھی

لیڈی فوٹوگرافر

کا انتظام ہے

مایوس بیماروں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے لکل داء دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف یا بیماری ہو۔ اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس بیماری کا درست اور صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے ہمارے ہاں مندرجہ ذیل دوائیں مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی صاحب منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

دوائے پھوڑی -/10/5 دوائے اسقاط -/12/5 دوائے دمہ -/9/3 دوائے کھال -/4/1 دوائے نفث الدم -/6/13 دوائے ام الصبیان -/9/5 دوا کثرت حیض -/7/2 دوائے داد -/8/1 دوائے وجع المفاصل -/14/2 دوائے پائیوریا -/6/2 دوائے بخار -/4/2 دوائے ذیابیطس -/11/3 دوائے حبس البول -/11/2 دوائے استسقا -/4/5 دوائے دگامیتی -/10/2 دوائے قبض -/5/1 دوائے سرخہ -/13/1 دوائے نزلہ -/8/2 دوائے کثرت بول -/6/2 دوائے ضعف دماغ -/10/3 دوائے بواسیر خونی -/12/1 دوائے بیچش -/14/1 دوائے مصفی خون -/9/2 دوائے بندش حیض -/5/2 دوائے منوم -/9/2

نوٹ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ارسال ہوگا۔

ملنے کا پتہ

مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب

حب مرواریدی عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہونا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت مکمل گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خصوصیات

بیت العلاج

اسّی برس کے تجربہ شدہ مرکبات

آسان علاج — زود اثر ادویات — مناسب قیمت

بیت العلاج قادیان

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

کیوں مشہور ہے؟ — کبھی آپنے غور فرمایا

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دینگی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی اور بلا خیری۔ قے۔ ہچکی کھانسی۔ سوکھا۔ بخار۔ تشنج۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے۔ گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر ثابت ہو چکا ہے ذمہ دار اس کا استعمال خون کو بڑھاتا۔ اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کرکے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ)

اسم بامسمّیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کرکے ستہ دور اور طاقت ور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

تریاق معدہ (رجسٹرڈ)

پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے

قیمت ۔ ۔ ۔ اونس ۲ ٹکہ آنے

روغن عنبری

جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی تمام اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا۔ اور خون صالح پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے خوراک چاول تا ایک رتی تولہ پانچ روپے فی ماشہ ۸/

حبّ اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا۔ اور بوسیدہ کمزور ہو رہا ہو۔ تو حب اکسیر نوجوانی کی تمام شگفتگیوں کا بہترین علاج ہے۔ خوراک ایک ماہ تین روپے

حب فولادی

کھوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے دلمیں امنگ اور جوانی میں ترنگ پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی۔ تین روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثال علاج ہے ۔ یہ صدری نسخہ بارہا آزمودہ ہے

قیمت

تولہ ایک روپیہ

حب مرواریدی

ضعف دل۔ کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے صرف چند دن ایک گولی صبح اور شام استعمال کریں دیکھیں کتنی طاقت آتی۔ اور خون کثرت سے پیدا ہوتا ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر گوش

پھنسی درد۔ بہرا پن کھجلی۔ پیپ آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے

قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

سیلان الرحم

مستورات کی سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا بہترین علاج ہے

تولہ دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا۔ درد نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ ورم۔ سختی دور کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے۔ قیمت صرف اڑھائی روپے

حب جواہر

ان سریع الاثر گولیوں نے دنیا میں انقلاب بپا کر دیا تمام امراض معدہ جگر اور تلی میں تیر بہدف۔ نفخ۔ ریحی درد باد گولا۔ بھوک کی کمی۔ ہضمی اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں۔ چہرے کی زردی کو دور کرکے شگفتگی اور سرخی لے آتی ہیں۔ آلات غذائیہ غذا کو ہضم کرکے خون صالح پیدا کرتے ہیں زیادہ تعریف فضول ہے یوں سمجھئے یہ گولیاں طب یونانی کا نچوڑ ہیں اور دائمی قبض کے لئے نعمت غیر مترقبہ

قیمت

خورد چھوٹی چار آنہ فی سٹیکر دہ بکس

مریض آنکھ

کے لئے آسمان پر ستارے نہیں چمکتے۔ زمین پر چراغ روشن نہیں ہوتے۔ اور ہوا میں نغموں کی گونج اسے بری معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز فرمودہ سرمہ نور (رجسٹرڈ) کے استعمال کے بعد اس کی نورانی آنکھوں کے سامنے جگمگاتے تارے روشن دن۔ لہلہاتے پودے۔ سرسبز کھیت اور ہر چیز مسکراتے ہوئے اشارے کی منتظر ہوتی ہے قیمت تولہ دو روپے چھ ماشہ ایک روپیہ

ہر مرض کا علاج فوراً بصیغہ راز کتابت کیا جا سکتا ہے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ دو آنے بھیجیں (منیجر)

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

طہران ۳ دسمبر۔ فوج کے چیف آف دی جنرل سٹاف کو انگریزوں کا حامی قرار دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ قومی پارٹی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ فوج میں سخت بددلی پھیلی ہے۔ اور خراسان میں ایک غدر بھی ہو چکا ہے۔

لاہور ۳ دسمبر۔ انتخابات کے لئے ۱۲ دسمبر کو مختلف حلقوں کے کاغذات نامزدگی داخل کئے جائینگے۔ ۱۵ دسمبر کو کاغذات کی پڑتال ہوگی۔ اور یکم فروری سے لیکر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک پولنگ جاری رہے گا۔

نئی دہلی ۳ دسمبر۔ حکومت ہند کے سیکرٹری برائے امور خارجہ وسیاسیہ سر اولف کیرو صوبہ سرحد کے گورنر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ وائسرائے نے مسٹر ایچ ویٹ مین کو سیکرٹری منتخب کیا ہے۔

کلکتہ ۳ دسمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج صبح گیارہ بجے ہوائی جہاز میں کلکتہ پہنچے۔

میمن سنگھ ۲ دسمبر۔ مسٹر فضل الحق نے وائسرائے اور گورنر بنگال کو بذریعہ ٹیلیگرام مطلع کیا ہے۔ کہ مجھے اور میرے رفقاء کو جو دو لاریوں میں سوار تھے۔ مسلم لیگ کے رضاکاروں کے بہت بڑے ہجوم نے گھیر لیا۔ ہمارے دوست مختلف جہات کی طرف بھاگ نکلے اور مسلم لیگی ان کا تعاقب کرتے رہے۔ میں اپنی کار سے اتر پڑا اور دوسرے دوستوں کے ہمراہ جان بچانے کی خاطر بھاگ نکلا۔ غنڈوں نے لاٹھیاں مار مار کر دونوں لاریوں کو عملی طور پر تباہ کر دیا۔ ہم نے نصف میل دوڑ لگانے کے بعد ایک ہندو زمیندار کے ہاں پناہ لی۔ بہت سے دوست جو میرے ہمراہ تھے۔ سخت مجروح ہو کر ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔

کلکتہ ۳ دسمبر۔ گاندھی جی اور گورنر بنگال کے درمیان آج پھر ملاقات ہوئی۔ یہ تیسری ملاقات ہے۔

بمبئی ۳ دسمبر۔ صدر پنجاب پراونشل کانگرس نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ پنجاب اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں میں سے کانگرس ایک سو کے لئے مقابلہ کرے گی۔ ان میں تقریباً ۱۱ مسلم نشستیں ہوں گی۔ احرار ۲۰ نشستوں کے لئے مقابلہ کرینگے

قاہرہ ۳ دسمبر۔ مصری پارلیمنٹ کی آزاد وفد پارٹی نے جمیلہ پاشا وزیر مالیات کی راہنمائی میں محمد نقراشی پاشا وزیر اعظم کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ برطانیہ سے گفت وشنید کرنے کے لئے یہ بہترین وقت ہے۔ اور اگر مزید تاخیر کی گئی۔ تو وہ مصر کے لئے ضرر رساں ثابت ہوگی۔ آزاد وفد پارٹی نے مزید درخواست کی ہے۔ کہ وزیر اعظم مصر پارلیمنٹ کی مختلف پارٹیوں پر مشتمل ایک سرکاری وفد تیار کریں۔ اور گفت وشنید شروع کرنے کے لئے سرکاری طور پر کوئی تاریخ مقرر کریں۔

بٹاویہ ۳ دسمبر۔ برطانوی فوجی پولیس نے جاپانیوں کی خفیہ پولیس کے افسر اعلیٰ کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ شخص انڈونیشیا میں بہت سے یورپینوں کی ہلاکت کا ذمہ وار ہے۔ ایک برطانوی ہوائی جہاز کے ۲۲ ہوابازوں اور مسافروں کے قتل عام کے بعد انڈونیشیا کی ری پبلک گورنمنٹ کو یہ خدشہ ہے۔ کہ برطانیہ انتقامی کارروائی کرے گا۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میں برطانیہ کے غیظ وغضب سے خوفزدہ ہوں۔ مجھے ۲۲ نوجوانوں کے قتل کے واقعہ پر سخت افسوس ہے۔

بٹاویہ ۳ دسمبر۔ آج کے ایک اتحادی اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سماٹرا میں بھی بدامنی کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ تاہم انڈونیشین انتہا پسندوں کو سماٹرا میں گڑبڑ کرنے سے روکنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائیگا۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ "نیوز آف ورلڈ" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور امریکہ نے روس کو اسکی موجودہ سرگرمیوں سے نہ روکا تو ایران میں موسم بہار تک شدید خانہ جنگی شروع ہو جائیگی۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ ایرانی گورنمنٹ سوویٹ یونین کو مراعات دینے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ وزیر اعظم نے طہران کا جو نیا گورنر مقرر کیا ہے وہ روس نواز ہے۔ ایرانی کیبنٹ میں بھی رد و بدل ہونیوالا ہے۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر روسیوں کے مخالف عنصر کو کیبنٹ سے خارج کر دیا جائیگا۔

ماسکو ۳ دسمبر۔ روس نے امریکہ کی یہ تجویز کہ یکم جنوری تک تینوں بڑی طاقتیں ایران سے فوجیں نکال لیں۔ مسترد کر دی ہے۔ روس نے ایران کے متعلق برطانوی نوٹ کا بھی جواب دیدیا ہے۔

طہران ۳ دسمبر۔ تبریز کے جنوب میں ایک شہر مارا غیش کے گورنر کو باغیوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

بٹاویہ ۴ دسمبر۔ پیڈونگ میں حالت خراب ہے۔ یہ شہر انتہا پسندوں کا مرکز ہے۔ برطانوی گشتی دستے بلوائیوں کی مزاحمت دور کرنے میں مصروف ہیں۔

رنگون ۴ دسمبر۔ حکومت برما کو ایک کٹھن مسئلہ درپیش ہے۔ کہ وہ لوگ جو جاپان کے حملہ کے وقت ہندوستان چلے گئے۔ انہیں برما میں پھر کس طرح بسایا جائے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کافی ہے۔

کلکتہ ۴ دسمبر۔ آج مسٹر آصف علی کانگرس ورکر نے ایک بیان میں بتایا کہ آزاد ہند فوج کے بارے میں حکومت ہند کے تازہ اعلان کو میں نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اس سے سارے ملک کی بے چینی دور ہو گئی ہے۔ لیکن کیا ہی بہتر ہوتا۔ اگر حکومت ہند ان میں سے کسی پر بھی مقدمہ نہ چلاتی۔

کلکتہ ۴ دسمبر۔ بنکاک جاتے ہوئے شاہ سیام نے آج یہاں قیام کیا۔

دہلی ۴ دسمبر۔ آج تیسرے پہر کیپٹن برہان الدین کا مقدمہ فوجی عدالت میں پیش ہوا۔ ملٹری پراسیکیوٹر نے کہا۔ کہ جو ملزم پیش ہے۔ عدالت کو اس کا مقدمہ سننے کا اختیار ہے برطانوی ایکٹ کی دفعہ ۴۱ اور دفعہ ۴۸ میں یہ ذکر ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جو بادشاہ کی فوج کا ملازم ہو۔ خواہ وہ برطانوی ہند کا باشندہ ہو۔ یا غیر برطانوی ہند یا کسی ریاست کا۔ حکومت ہند اس کا مقدمہ سن سکتی ہے۔ چونکہ برطانوی آرمی ایکٹ برطانوی پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے۔ اس لئے بادشاہ سلامت کی فوج کے سب سپاہیوں پر یکساں طور سے عاید ہوگا۔ اس کے جواب میں مسٹر دیسائی نے کہا۔ کہ پراسیکیوٹر نے میرے اعتراض کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس بارے میں غور کرنے کے لئے مقدمہ کل پر ملتوی کیا گیا۔

کلکتہ ۴ دسمبر۔ آج تیسرے پہر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آسام کے انتخابات کو بھی زیر بحث لایا گیا۔

بمبئی ۴ دسمبر۔ بمبئی کے شہری حلقہ سے مسٹر جناح سنٹرل اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ آپ کے حق میں ۳۶۰۲ مسٹر حسین بھائی لالجی کو صرف ۱۲۷ ووٹ ملے۔ مسٹر حسین بھائی لالجی کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

طہران ۳ دسمبر۔ تین امریکی مشاہد آذربائیجان کے بغاوت زدہ صوبہ سے واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ علیحدگی پسند پارٹی کے پاس چار ہزار مسلح فوج ہے۔ اور انہوں نے سرکاری افسروں اور پولیس پر کنٹرول کر رکھا ہے۔ تبریز میں بظاہر امن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کازول اور تبریز کی درمیانی سڑک پر بے شمار روکیں رکھی گئی ہیں۔ جہاں سوائے روسی فوجیوں کے تمام مسافروں کو روک کر جامہ تلاشی لی جاتی ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ اس وقت ۲ ہزار کے قریب روسی ایجنٹ سیاحوں کے لباس میں آذربائیجان پہنچ چکے ہیں۔

دہلی ۳ دسمبر۔ کانگرس نے آزاد ہند فوج کے کیپٹن شاہ نواز کو جو اس وقت لال قلعہ میں ہے۔ کانگرسی ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کا انتخاب لڑنے کی دعوت دی ہے۔

نیویارک ۳ دسمبر۔ امریکہ کے ایک انتہا پسند اخبار میں اس امر کا انتباہ کیا گیا۔ کہ ہندوستانی سیاسی گڑبڑ کا ایک زبردست مرکز بنتا جا رہا ہے۔ جس کا اثر سویز سے لیکر جزائر شرق الہند تک سارے ایشیا پر پڑے گا۔ اور چین کی خانہ جنگی بھی ہندوستان کی قومی مزاحمت پر گہرا اثر ڈالے گی۔ بلاشبہ مستقبل قریب میں ہندوستان کے اندر زبردست تحریک آزادی چلنے والی ہے۔ بعض برطانوی مدبروں کے نزدیک مارچ ۱۹۴۶ء میں اس گڑبڑ کا آغاز ہوگا۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ پارلیمانی حلقوں میں توقع ہے۔ کہ سال آئندہ کے اوائل میں کابینہ برطانیہ میں وسیع پیمانہ پر تغیرات رونما ہوں گے۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان وزارتی تغیرات کا دفتر ہند پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو روس سے تعلقات رکھنے والے حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل سٹالن ماسکو پہنچ کر سب سے پہلے جو اقدامات اختیار کرنے والے ہیں۔ ان میں یہ امر بھی شامل ہے۔ کہ وہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ اپنے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف کو سونپ دینگے۔